پارہ: نمبر 09

دورہ قرآن نوٹس

Prepared by:

ZAHIDA YASIR TEAM

- Farzana Adeeb
- Sara Bibi
- Javeria Atif
- Sadia Alam
- Zahida Yasir

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

الحمدللہ ربّ العالمین والصلاۃ والسلام عَلٰی رَسُوْلِہٖ الامین

فالعاقبۃ للمتقین اما بعد

فَأَعُوذُ بِٱللَّهِ مِنَ ٱلشَّيۡطَٰنِ ٱلرَّجِيمِ

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِنْ لِسَانِي يَفْقَهُوا قَوْلِي

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ

پارہ:09

آج نواں پارہ کریں گے۔۔۔۔

سورۃ الاعراف آیت نمبر88 سے:.

شروع کرتی ہوں اللہ کے پاک نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے.

آیت نمبر:88

* شعیب علیہ السلام کی قوم کے سرداروں نے جو اپنی بڑھائی کے گھمنڈ میں مبتلا تھے ان سے کہا اے شعیب ہم تجھے اور ان لوگوں کو جو تیرے ساتھ ایمان لائے ہیں اپنی بستی سے نکال دیں گے ورنہ تم لوگوں کو ہماری ملت میں واپس آنا ہوگا شعیب علیہ السلام نے جواب دیا کیا زبردستی ہمیں پھیرا جائے گا چاہے ہمارے دل راضی نہ ہوں۔

آیت نمبر:89

* ہم اللہ پر جھوٹ گھڑنے والے ہوں گے اگر تمہاری ملت میں پلٹ آئیں جبکہ اللہ ہمیں اس سے نجات دے چکا ہے ہمارے لیے تو اس کی طرف پلٹنا اب کسی طرح ممکن نہیں سوائے اس کے کہ ہمارا اللہ ہی ایسا چاہے۔

تو ہدایت پہ ثابت قدمی صرف اللہ کی مدد سے ہی ممکن ہے اس لیے جہاں ایک طرف ہدایت کے لیے دعا مانگنی چاہیے وہاں پہ ہدایت پر ثابت کرنے کے لیے بھی دعا ضرور مانگنی چاہیے.

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگا کرتے تھے.

يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ

اے دلوں کو پھیرنے والے میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدمی عطا فرما.

* صحابہ کرام نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا آپ کو ہم سے خطرہ ہے کہ ہم دین سے پھر جائیں گے ؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایاہاں دل اللہ کی انگلیوں کے درمیان ہے اللہ تعالیٰ جب چاہے دلوں کو پھیر سکتے ہیں۔

اس لیے اللہ تعالیٰ سے ہر لمحہ ہدایت پر ثابت قدمی کی دعا کرتے رہنا چاہیے.

* کہنے لگے ہمارے رب کا علم ہر چیز پر حاوی ہے حضرت شعیب علیہ السلام نے کہا کہ ہمارے رب کا علم ہر چیز پر حاوی ہے اور اسی پر ہم نے اعتماد کر لیا اے ہمارے رب ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان ٹھیک فیصلہ کر دے اور تو بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔

یہ جو شعیب علیہ السلام کی قوم تھی یہ اللہ کو مانتی تھی لیکن انہوں نے دین میں طرح طرح کی تبدیلیاں کر رکھی تھیں حلال حرام کو بدل دیا تھا ناپ تول میں کمی کوتاہی کرتے تھے اور پھر اس کو justify(جواز پیش کرنا) بھی کرتے تھے تو جب شعیب علیہ السلام نے انہیں ان سب باتوں سے منع کیا تو وہ شعیب علیہ السلام کو ہی دھمکی دینے لگے کہ ہم تمہیں یہاں سے نکال دیں گے یا پھر تمہیں ہمارے طریقے پہ واپس آنا ہو گا.

آیت نمبر:90

* شعیب علیہ السلام کی قوم کے سرداروں نے جو ان کی بات ماننے سے انکار کر چکے تھے آپس میں ایک دوسرے کو کہنے لگے اگر تم نے شعیب کی پیروی قبول کر لی تو برباد ہو جاؤ گے۔

ناپ تول پورے کیے تو بڑے گھاٹے کا کاروبار ہو جائے گا.

آیت نمبر:91تا93

* مگر ہوا یہ کہ ایک دن ہلا دینے والی آفت نے ان کو آلیا اور وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے کے پڑے رہ گئے۔

* جن لوگوں نے شعیب علیہ السلام کو جھٹلایا وہ ایسے مٹے کہ گویا کبھی ان گھروں میں بسے ہی نہ تھے شعیب علیہ السلام کے جھٹلانے والے ہی آخر برباد ہوگئے وہی خسارے والے لوگ تھے۔

* اور شعیب یہ کہہ کر ان کی بستیوں سے نکل گئے کہ اے میری قوم میں نے اپنے رب کے پیغامات کو تم تک پہنچا دیا اور تمہاری خیر خواہی کا حق ادا کر دیا اب میں اس قوم پہ کیسے افسوس کروں جو حق کو قبول کرنے سے انکار کرتی ہے۔

آیت نمبر:94

* کبھی ایسا نہیں ہوا کہ ہم نے کسی بستی میں نبی بھیجا ہو اور اس بستی کے لوگوں کو پہلے تنگی اور سختی میں مبتلا نہ کیا ہو تو یہ اللہ تعالیٰ کا ایک قانون ہے ایک سنت ہے کہ جب بھی کسی قوم پہ بڑا عذاب بھیجنا ہوتا ہے اس بڑے عذاب سے پہلے اللہ تعالیٰ انہیں خوشحالی اور بدحالی دونوں میں مبتلا کر کے آزماتے ہیں کہ شاید یہ اللہ کی طرف واپس پلٹ آئیں تو خوشحالی اور بدحالی دونوں ہی امتحان ہیں.

* کہ ہم نے ان کو پہلے کبھی تنگی اور سختی میں مبتلا نہ کیا ہو اس خیال سے کہ شاید وہ عاجزی اختیار کریں۔

آیت نمبر:95

* پھر ہم نے ان کی بدحالی کو خوشحالی سے بدل دیا یہاں تک کہ وہ خوب پھلے پھولے اور کہنے لگے ہمارے آباو اجداد پر بھی اچھے اور برے دن آتے جاتے رہے ہیں۔

وہ سمجھتے تھے کہ یہ دنیا میں جو اچھے اور برے دن آتے ہیں یہ بس روٹین ہے چلتا رہتا ہے حالانکہ اسی روٹین سے اللہ تعالیٰ بندوں کو آزما رہے ہوتے ہیں.

* آخر کار ہم نے انہیں اچانک پکڑ لیا اور انہیں خبر تک نہ ہوئی۔

آیت نمبر:96

* اگر بستیوں کے لوگ ایمان لاتے اور تقویٰ کی روش اختیار کرتے تو ہم ان پر آسمان اور زمین سے برکتوں کے دروازے کھول دیتے۔

تو یہاں پہ نعمتوں کے پانے کا نسخہ ہے ایمان لانا اور پھر تقویٰ اختیار کرنا.

* مگر ان لوگوں نے جھٹلا دیا لہٰذا ہم نے اس بری کمائی کے حساب میں انہیں پکڑ لیا جو وہ سمیٹ رہے تھے۔

آیت نمبر:97تا98

* پھر کیا بستیوں کے لوگ اس بات سے بے خوف ہو گئے ہیں کہ ہماری گرفت کبھی اچانک ان پر رات کے وقت نہ آجائے جبکہ وہ غافل سوئے ہوئے ہوں۔

* یا انہیں اطمینان ہو گیا ہے کہ ہمارا مضبوط ہاتھ کبھی یکا یک ان پر دن کے وقت نہ آپڑے گا جبکہ وہ کھیل رہے ہوں۔

آیت نمبر:99

* کیا یہ اللہ کی تدبیر سے بے خوف ہو گئے ہیں حالانکہ اللہ کی تدبیر سے وہی قوم بے خوف ہوتی ہے جو تباہ ہونے والی ہو۔

جو ہلاک ہونے والی ہو جو اللہ کی نافرمان قوم ہو وہ اللہ سے بے خوف ہوتی ہے ورنہ تو مومن جو ہے وہ تو نیک کام جب کر رہا ہوتا ہے اس وقت بھی اللہ سے ڈر رہا ہوتا ہے کانپ رہا ہوتا ہے خوف میں ہوتا ہے کہ نہ جانے میں صحیح طریقے سے یہ نیکی کا کام کر رہا ہوں یا نہیں میری نیت کیسی ہے لیکن جو کافر ہے وہ ہر کام میں اللہ سے بے خوف ہوتا ہے.

* رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن اپنے گناہ کو ایسے دیکھتا ہے جیسے وہ کسی پہاڑ کے نیچے بیٹھا ہو جو اس پہ آگر رہا ہو۔

یعنی اس کو اپنا گناہ پہاڑ کی طرح لگ رہا ہوتا ہے.

* جبکہ فاجر گناہ گار اپنے گناہوں کو ایسے دیکھتا ہے جیسے مکھی اس کی ناک پر بیٹھی ہو جسے اس نے اپنے ہاتھ سے اڑا دیا ہو۔۔

تو اسی وجہ سے پھر فاجر کو توبہ کی توفیق بھی نہیں نصیب ہوتی اور یہی حال شعیب علیہ السلام کی قوم کا بھی تھا.

آیت نمبر:100

* تو کیا ان لوگوں کو جو ان کی بعد زمین کے وارث ہوئے ہیں اس واقعے نے کچھ سبق نہیں دیا کہ اگر ہم چاہیں تو ان کے قصوروں پر انہیں پکڑ سکتے ہیں اور ہم ان کے دلوں پر مہر لگا دیتے ہیں پھر وہ کچھ نہیں سنتے۔

تو یہ گناہوں کا وہ بدلہ ہے جو دنیا میں ہی اللہ تعالیٰ دے دیتے ہیں کہ ان کے دلوں پہ مہر لگ جاتی ہے پھر ہدایت اندر جاتی ہی نہیں ہے.

آیت نمبر:101

* یہ قومیں جن کے قصے ہم تمہیں سنا رہے ہیں تمہارے سامنے مثال میں موجود ہیں ان کے رسول ان کے پاس کھلی کھلی نشانیاں لے کر آئے مگر جس چیز کو وہ ایک دفعہ جھٹلا چکے تھے پھر اسے وہ ماننے والے نہ تھے دیکھو اس طرح ہم منکرین حق کے دلوں پر مہر لگا دیتے ہیں۔

آیت نمبر:102

* ہم نے ان میں سے اکثر کو کوئی وعدے پورے کرنے والا نہ پایا بلکہ اکثر کو فاسق ہی پایا۔

فاسق کی نشانی کیا ہے؟

وہ وعدوں کو پورے ہی نہیں کرتا وعدے توڑنے والا ہوتا ہے.

آیت نمبر:103

* پھر ان قوموں کے بعد ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو اپنی نشانیوں کے ساتھ فرعون اور اس کی قوم کے سرداروں کے پاس بھیجا۔

اب یہاں سے موسیٰ علیہ السلام کا قصہ بہت تفصیل کے ساتھ آ رہا ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں کئی مقامات پر موسیٰ علیہ السلام کا ذکر کیا بہت ہی اللہ تعالیٰ کے محبوب اور مقرب پیغمبر تھے یہاں پہ ان کا اور فرعون کا قصہ بہت

تفصیل کے ساتھ اللہ تعالیٰ بیان فرمارہے ہیں اور ہمارے لیے اس میں بہت غور و فکر کرنے کی ضرورت ہے کہ ہم کہاں کہاں پہ اس میں سے سبق لے سکتے ہیں کیونکہ قرآن پاک کوئی کہانی سنانے والی چیز تو نہیں ہے بلکہ اس میں غور و فکر اور تدبر کرنا چاہیے اور اپنے لیے عمل کی بات نکالنی چاہیے.

* پھر ان قوموں کے بعد ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو اپنی نشانیوں کے ساتھ فرعون اور اس کی قوم کے سرداروں کے پاس بھیجا مگر انہوں نے ہماری نشانیوں کے ساتھ ظلم کیا پس دیکھو ان مفسدوں کا کیا انجام ہوا۔

آیت نمبر:104

* موسیٰ علیہ السلام نے کہا اے فرعون میں کائنات کے مالک کی طرف سے بھیجا ہوا آیا ہوں۔

آیت نمبر:105

* میرا منصب یہ ہے کہ اللہ کا نام لے کر کوئی بات حق کے سوا نہ کہوں میں تم لوگوں کے پاس تمہارے رب کی طرف سے واضح دلیل لے کر آیا ہوں لہٰذا تو بنی اسرائیل کو میرے ساتھ بھیج دے۔

تو موسیٰ علیہ السلام کے دو مقاصد تھے نبوت کے ایک تو وہ اللہ تعالی کی طرف بلا رہے تھے لوگوں کو اور دوسرا بنی اسرائیل کو فرعون کی غلامی سے نجات دلوانی تھی.

آیت نمبر:106 تا110

* فرعون نے کہا اگر تو کوئی نشانی لایا ہے اور اگر اپنے دعوے میں سچا ہے تو پھر اسے پیش کر۔

* موسیٰ علیہ السلام نے اپنا عصا پھینکا تو وہ یکا یک ایک اژدھا بن گیا۔

* اور اس نے اپنے بغل سے ہاتھ نکالا تو وہ سب دیکھنے والوں کے لیے چمک رہا تھا۔

* اس پر فرعون کی قوم کے سرداروں نے آپس میں کہا یقیناً یہ شخص بڑا ماہر جادوگر ہے۔

* تمہیں تمہاری زمین سے نکال دینا چاہتا ہے اب کہو کیا کہتے ہو۔

آیت نمبر:111 تا112

* پھر ان سب نے فرعون کو مشورہ دیا کہ اسے اور اس کے بھائی ہارون کو انتظار میں رکھو اور پورے شہر میں تمام شہروں میں جمع کرنے والے بھیج دو۔

* کہ ہر ماہر فن جادو گر۔

جادو گر کے فن کے جو ماہرین ہیں

* ان کو آپ کے پاس لے آئیں۔

آیت نمبر:113

* چنانچہ جادو گر فرعون کے پاس آگئے انہوں نے کہا۔

جادو گروں نے

* اگر ہم غالب رہے تو ہمیں اس کا صلہ تو ضرور ملے گا۔

تو جو جادو گر ہیں ان کو تو دنیا کے صِلے چاہیے ہوتے ہیں لیکن جو انبیاء علیہ السلام ہوتے ہیں ان کو دنیا والوں سے اجر نہیں چاہیے ہوتا بلکہ ان کا اجر ان کے رب کے پاس محفوظ ہوتا ہے.

اس لیے جادو گر جیسے دربار ہوئے تو سب سے پہلے اجر کی بات تھی سب سے پہلے صلہ کی بات کی ہے ہمیں معاوضہ تو ملے گا ناں.

آیت نمبر:114

* پھر انہوں نے جواب دیا ہاں اور تم مقرب ہو گئے۔

یعنی تمہیں بڑے بڑے منصب عطا کیے جائیں گے۔

آیت نمبر:115 تا 116

* پھر انہوں نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ تم پھینکتے ہو یا ہم پھینکیں۔

* موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا تم ہی پھینکو تو ان جادو گروں نے اپنے جادو پھینکے جو آنکھوں کو مسور اور دلوں کو خوفزدہ کر دینے والے تھے اور بڑا ہی زبردست جادو وہ لے آئے تھے۔

آیت نمبر:117

* پھر ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو اشارہ کیا کہ اب تم اپنا عصا پھینکو اس کا پھینکنا تھا کہ آن کی آن میں وہ ان کے جھوٹے جادو کو نگلتا چلا گیا۔

تو پہلے کیا ہوا تھا؟ پہلے جادو گروں نے اپنے جادو پھینکے اپنی لاٹھیاں پھینکیں جو کچھ وہ لے کے آئے ہوئے تھے پھینکا اور پھر موسیٰ علیہ السلام نے پھینکا جو اپنا عصا تھا اور وہ تو معجزہ تھا اس نے تو سارے جادو کو نگل لیا.

یہاں سے ایک اور چیز ہمیں پتہ چلتی ہے کہ جب کبھی بھی ایسا موقع ہو تو دوسروں کی بات کو صبر اور تحمل کے ساتھ سننا چاہیے اور اس کے بعد اپنے دلائل پیش کرنے چاہیے جیسے موسیٰ علیہ السلام نے پہلے صبر کے ساتھ ان سب کے جادو دیکھے اور بعد میں اپنا عصا پھینکا تو بے صبری نہیں کرنی چاہیے ایسے کسی بھی موقع پہ.

آیت نمبر:118 تا 119

* اس طرح جو حق تھا وہ حق ثابت ہوا اور جو کچھ انہوں نے بنا رکھا تھا وہ باطل ہو کر رہ گیا۔
* فرعون اور اس کے ساتھی اس مقابلے میں مغلوب ہوئے اور الٹے ذلیل ہو گئے۔

آیت نمبر:120

* اور جادو گروں کا حال یہ ہوا کہ جادو گر فوراً سجدے میں گر گئے۔

جادو گروں کے دل لمحے میں پلٹ گئے کیونکہ انہوں نے حق کو پہچان لیا تھا وہ جانتے تھے کہ جادو کیا چیز ہے اور حق کیا چیز ہے تو حق کو جیسے ہی دیکھا پہچان گے اور فوراً سجدے میں گر گئے.

آیت نمبر:121 تا 123

* کہنے لگے ہم نے مان لیا رب العالمین کو اس رب کو۔
* جو موسیٰ کا رب ہے اور جو ہارون کا رب ہے۔
* فرعون نے کہا تم اس پر ایمان لے آئے اس سے پہلے کہ میں تمہیں اجازت دوں یقیناً یہ تم سب کی کوئی خفیہ سازش ہے جو تم لوگوں نے اس شہر میں کی تا کہ اس کے مالکوں کو اس کے اقتدا سے بے دخل کر دو۔

اس کے رہنے والوں کو یہاں سے نکال دو تو اس کے بعد فرعون نے بہت بڑی دھمکی دے ڈالی انہیں۔

* اچھا تو اس کا نتیجہ تمہیں اب معلوم ہوا جاتا ہے۔

آیت نمبر:124

* دیکھو میں تمہارے ساتھ کیا کرتا ہوں میں تمہارے ہاتھوں پاؤں مخالف سمتوں میں کٹوا دوں گا اور اس کے بعد تم سب کو سولی پر چڑھادوں گا۔

آیت نمبر:125

* جادوگروں نے جواب دیا بہرحال ہمیں پلٹنا تو اپنے رب ہی کی طرف ہے۔

توجو مومن ہو جاتا ہے اور جس کا دل ایمان سے بھر جاتا ہے اس کو پھر موت کا خوف نہیں رہتا وہ کہنے لگے مرنا تو ایک دن ہے ہی اگر اللہ کے راستے میں موت آجائے تو یہ زیادہ افضل ہے.

* انہوں نے جواب دیا بہرحال ہمیں پلٹنا اپنے رب ہی کی طرف ہے۔

آیت نمبر:126

* تو جس بات پر ہم سے انتقام لینا چاہتا ہے وہ اس کے سوا کچھ نہیں کہ ہمارے رب کی نشانیاں جب ہمارے سامنے آگئی ہیں تو ہم نے انہیں مان لیا ہے ہم ایمان لے آئے ہیں۔

پھر وہ جادوگر اللہ تعالیٰ سے کیونکہ اب مومن ہو چکے تھے اللہ تعالیٰ سے دعا کرنے لگے۔

* اے رب ہم پر صبر کا فیضان کر ہم پر صبر انڈیل دے اور ہمیں دنیا سے اس حال میں اٹھا کہ ہم تیرے فرمانبردار ہوں۔

اور ان میں پھر آخرت کی فکر ہونے لگی تو جب بھی کوئی بھی مشکل وقت ہے تو فوراً اللہ کی طرف رجوع کرنا چاہیے اور یہ تو بہت ہی بڑی دھمکی تھی فرعون کی کہ میں تمہارے ہاتھ پاؤں مخالف سمتوں میں کاٹ دوں گا سولی پہ لٹکادوں گا لیکن وہ اتنے ظالم جابر شخص سے نہیں ڈرے بلکہ فوراً اللہ کی طرف رجوع کیا.

آیت نمبر:127

* فرعون سے اس کی قوم کے سرداروں نے کہا کیا تم موسیٰ اور اس کی قوم کو یوں ہی چھوڑ دے گا کہ وہ کہ وہ ملک میں فساد پھیلائیں اور اور وہ تیری اور تیرے معبودوں کی بندگی چھوڑ بیٹھے فرعون جواب دیا میں ان کے بیٹوں کو قتل کروں گا اور ان کی عورتوں کو زندہ رہنے دوں گا۔

ایک اور دھمکی دے رہا ہے۔

* میں ان کے بیٹوں کو قتل کروں گا اور ان کی عورتوں کو زندہ رہنے دوں گا ہمارے اقتدار کی گرفت ان پر بہت مضبوط ہے.

آیت نمبر:128

* موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا اللہ سے مدد مانگو اور صبر کرو۔

جب بھی مشکل وقت آئے تو اللہ تعالیٰ سے مدد بھی مانگنی ہے اور صبر بھی کرنا ہے.

* زمین اللہ کی ہے اللہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے اس کا وارث بنا دیتا ہے اور آخر کامیابی انہی کے لیے ہے جو اللہ سے ڈرتے ہوئے کام کریں۔

تقویٰ اختیار کریں اللہ پہ توکل کریں اللہ پے بھروسہ کریں اللہ کی خاطر صبر کریں تو کامیابی اصل کامیابی انہی کو ملے گی.

آیت نمبر:129

* موسیٰ کی قوم کے لوگوں نے کہا تیرے آنے سے پہلے بھی ہم ستائے جاتے تھے اور اب تیرے آنے کے بعد بھی ستائے جا رہے ہیں موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا قریب ہے وہ وقت کہ تمہارا رب تمہارے دشمن کو ہلاک کر دے اور تم کو زمین میں خلیفہ بنائے پھر وہ دیکھیں کہ تم کیسے عمل کرتے ہو۔

ابھی ستائے جا رہے ہو تو بھی آزمائش ہے اور پھر جب خلافت ملے گی جب زمین کے صحیح جانشین بنو گے جب نعمتیں ملیں گی جب خوشحالی آئے گی تو تب بھی اللہ تمہیں دیکھے گا کہ تم کیا اعمال کرتے ہو کیا reaction(رد عمل) دیتے ہو نعمت کے ملنے پہ بھی آزمائش ہے اور نعمت کے نہ ہونے پہ بھی آزمائش ہے اور نعمت کے مل کے چھن جانے پہ بھی آزمائش ہے ہر طرح سے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو چیک کر رہے ہوتے ہیں کہ کون کس حال میں کیا reaction دیتا ہے.

آیت نمبر:130 تا 132

* ہم نے آل فرعون کے لوگوں کو کئی سال تک قحط اور پیداوار کی کمی میں مبتلا رکھا کہ شاید ان کو ہوش آ جائے۔

توپہلے آسائش دے کر آزمایااور اس کے بعد اللہ تعالی نے انہیں تنگی سے اپنی طرف راغب کرناچاہ رہے ہیں کہ شاید یہ اللہ پہ ایمان لے آئیں۔

* مگر ان کاحال یہ تھا کہ جب اچھازمانہ آتاتو کہتے ہم اسی کے مستحق تھے یہ ہمارے اپنی ابلیٹیز(قابلیت) کی وجہ سے ہم پر یہ سب انعامات ہو رہے ہیں اور جب ہم پر برازمانہ آتاتو موسیٰ اور اس کے ساتھیوں کو اپنے لیے فال بد قرار دیتے بری فال موسیٰ کی طرف بھیج دیتے حالانکہ در حقیقت ان کی فال بد تو اللہ ہی کے پاس ہے مگر ان میں سے اکثر بے علم تھے۔

* انہوں نے موسیٰ سے کہاتو ہمیں مسرور کرنے کے لیے خواہ کوئی نشانی لے آئے ہم تو تیری بات ماننے والے نہیں ہیں۔

آیت نمبر:133

* آخر کار ہم نے ان پر طوفان بھیجاٹڈی دل چھوڑے جوئیں بھیجیں۔

بہت گندگی والے عذاب بھیجے۔

یہ سارے عذاب یہ جوئیں اور یہ سب چیزیں گندگی کا symbol ہیں مینڈک نکالے اللہ تعالیٰ نے ان کے اوپر خون برسایا کہاجاتاہے کہ جیسے نکسیر کی بیماری ان میں پھوٹ نکلی تھی۔

* آخر کار ہم نے ان پر طوفان بھیجاٹڈی دل چھوڑے جوئیں نکالیں مینڈک نکالے اور خون برسایا یہ سب نشانیاں الگ الگ کرکے دکھائیں مگر وہ سرکشی کیے چلے گئے اور وہ بڑے ہی مجرم لوگ تھے۔

آیت نمبر:134

* جب کبھی ان پر بلانازل ہوتی تو کہتے اے موسیٰ تجھے اپنے رب کی طرف سے جو منصب حاصل ہے اس کی بناپر ہمارے حق میں دعاکر۔

دعابھی خود نہیں کرتے تھے دعاکے لیے بھی موسیٰ علیہ السلام سے کہہ رہے ہیں دوسروں سے بھی دعاکے لیے کہاجاسکتاہے لیکن اپنے لیے خود دعاکرناتو بہت ہی زیادہ اچھاہے دوسروں سے دعاکے لیے کہیں لیکن خود پہلے اپنے لیے دعاتومانگیں

* اگر اب تو ہم سے یہ بلا ٹلوا دے گا تو ہم تیری بات مان لیں گے تجھ پہ ایمان لے آئیں گے اور بنی اسرائیل کو تیرے ساتھ بھیج دیں گے۔

آیت نمبر:135

* مگر جب ہم ان پر سے اپنا عذاب ایک مقرر وقت کے لیے ہٹا دیتے تو وہ پھر سے اپنے وعدے سے پھر جاتے تھے

آیت نمبر:136

* تب ہم نے ان سے انتقام لیا اور ہم نے سمندر میں غرق کر دیا کیونکہ انہوں نے ہماری نشانیوں کو جھٹلایا تھا اور وہ ان سے بے پرواہ ہو چکے تھے۔

نشانیوں کے اوپر ایمان ہی نہیں لا رہے تھے جھٹلائے جا رہے تھے جان بوجھ کے غفلت کر رہے تھے آنکھوں سے دیکھ بھی رہے تھے مگر مانتے نہیں تھے.

آیت نمبر:137

* اور پھر ان کی جگہ ہم نے ان لوگوں کو جو کمزور بنا کر رکھے گئے تھے اس سرزمین کے مشرق و مغرب کا وارث بنا دیا جس کو ہم نے برکتوں سے مالا مال کیا تھا۔

یہاں پہ مراد فلسطین کی سرزمین ہے

* اس طرح بنی اسرائیل کے حق میں تیرے رب کا وعدہ خیر پورا ہوا کیونکہ انہوں نے صبر سے کام لیا تھا۔

تو کامیابی کس چیز کے ساتھ ہے؟ صبر کے ساتھ ہے۔

* فرعون اور اس کی قوم کا وہ سب کچھ برباد ہو گیا جو وہ بناتے اور چڑھاتے تھے۔

تو فرعون کا تو سب کچھ برباد ہو گیا کیونکہ باطل نے ایک دن مٹنا ہی ہوتا ہے حق ہی سامنے آ کے رہتا ہے.

آیت نمبر:138

* بنی اسرائیل کو ہم نے سمندر سے گزروادیا پھر وہ چلے اور راستے میں ایک ایسی قوم پر ان کا گزر ہوا جو اپنے چند بتوں کی گرویدہ بنی ہوئی تھی بتوں کی پوجا کر رہی تھی وہ قوم کہنے لگی اے موسیٰ ہمارے لیے بھی کوئی ایسا معبود بنا دے جیسے ان لوگوں کے معبود ہیں موسیٰ علیہ السلام نے کہا تم لوگ بڑی نادانی کی باتیں کرتے ہو۔

آیت نمبر:139

* یہ لوگ جس طریقے کی پیروی کر رہے ہیں وہ تو برباد ہونے والا ہے اور جو عمل وہ کر رہے ہیں وہ تو سراسر باطل ہے۔

موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے ایسا کیوں ان سے کہا کیونکہ فرعونیوں کی غلامی کرتے ہوئے ان کے دلوں میں بتوں اور گائے اور اس قسم کی چیزوں کی بہت تکبیر تھی تو انہوں نے اس قسم کی فرمائش کر دی کہ ہمیں بھی ایک ایسا معبود بنا کے دے دے.

آیت نمبر:140

* موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ کیا میں اللہ کے سوا کوئی اور معبود تمہارے لیے تلاش کروں۔

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور معبود کیا میں شرک تمہارے لیے تلاش کروں حالانکہ وہی گناہ عظیم ہے.

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

* گناہوں میں سب سے بڑا گناہ اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا ہے حالانکہ اللہ ہی نے ہم سب کو پیدا کیا ہے۔

* حالانکہ وہ اللہ ہی ہے جس نے تمہیں دنیا بھر کی قوموں پر فضیلت بخشی ہے۔

آیت نمبر:141

* اور اللہ فرماتا ہے وہ وقت یاد کرو جب ہم نے فرعون والوں سے تمہیں نجات دی جن کا حال یہ تھا کہ وہ تمہیں سخت عذاب میں مبتلا رکھتے تھے تمہارے بیٹوں کو قتل کرتے تھے اور تمہاری عورتوں کو زندہ رہنے دیتے تھے اور اس میں تمہارے رب کی طرف سے تمہاری بہت سخت آزمائش تھی۔

آیت نمبر:142

* ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو تیس رات دن کے لیے کوہ سینہ پر طلب کیا اور بعد میں دس دن کا مزید اضافہ کر دیا اس طرح اس کے رب کی مقرر کردہ مدت 40 دن پوری ہو گئی۔

تو 40 دن تک موسیٰ علیہ السلام کو تورات کے لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے پاس بلا لیا تھا isolation (الگ تھلگ) کر دیا تھا پوری دنیا سے isolation (الگ) میں ہو گئے تو کبھی کبھی اللہ تعالی کی کتاب "قرآن پاک" کے ساتھ بھی isolation ضروری ہے ہر چیز سے الگ ہو کہ اللہ تعالیٰ کی آیات پہ غور و فکر کرتے رہنا چاہیے۔

ہوتا یہ ہے کہ ہم تو اکثر تلاوت لگا کے ساتھ گھر کے کام کر رہے ہوتے ہیں ساتھ کبھی موبائل اٹھا کے chat پڑھ رہے ہیں تو وہ سب بھی اتنا برا نہیں ہے لیکن کبھی تو ایسا ہو کہ اللہ کی آیات پہ غور و فکر کریں.

* موسیٰ نے اپنے بھائی ہارون سے کہا

جب وہ کوہ طور پہ اللہ سے ملاقات کے لیے جا رہے تھے تو جانے سے پہلے اپنے بھائی ہارون سے کہا

* کہ میرے پیچھے تم میری قوم میں میری جانشینی کرنا اور ٹھیک کام کرتے رہنا اور بگاڑ پیدا کرنے والوں کے طریقے پر نہیں چلنا۔

آیت نمبر:143

* جب وہ ہمارے مقرر کیے ہوئے وقت پر پہنچا اور اس کے رب نے اس سے کلام کیا تو اس نے التجا کی۔

کس نے؟ موسیٰ علیہ السلام نے

* کہ اے میرے رب مجھے اپنا آپ دکھا کہ میں تجھے دیکھوں۔

پہلے اللہ تعالیٰ سے کلام فرمایا اللہ تعالیٰ کی آواز سنی تو ملاقات کی بھی شدید خواہش دل میں پیدا ہوئی یہ فطرتی بات ہے

* تو کہنے لگے کہ میں آپ کو دیکھنا چاہتا ہوں اللہ نے فرمایا تو مجھے نہیں دیکھ سکتا ہاں ذرا سامنے پہاڑ کی طرف دیکھ اگر وہ اپنی جگہ قائم رہ جائے تو البتہ تو مجھے دیکھ پائے گا چنانچہ اس کے رب نے جب پہاڑ پر تجلی کی تو اسے ریزہ ریزہ کر دیا اور موسیٰ غش کھا کر گر پڑے۔

کہا جاتا ہے کہ بہت ذرا سی ہلکی سی تجلی اللہ تعالیٰ نے فرمائی تھی لیکن پہاڑ جیسی سخت چیز بھی اس کو برداشت نہیں کر سکی اور قابو نہیں پا سکی اور وہ پہاڑ بالکل ریزہ ریزہ ہو گیا تو موسیٰ علیہ السلام وہ دیکھ کے تو ان کے اوپر بہت ہیبت اور خوف طاری ہو گیا اور وہ بے ہوش ہو گے ہاں البتہ جنت میں جو سب سے بڑی نعمت ہو گی وہ اللہ تعالیٰ کا دیدار ہو گا اور جس وقت جنتیوں کو اللہ تعالیٰ اپنا دیدار کروائیں گے تو اس وقت جنتی باقی ساری نعمتیں بھول جائیں گے.

* جب ہوش آیا تو موسیٰ کہنے لگے پاک ہے تیری ذات میں تیرے حضور توبہ کرتا ہوں اور سب سے پہلے ایمان لانے والا ہوں۔

آیت نمبر:144

* اللہ نے فرمایا اے موسیٰ میں نے تمام دنیا کے لوگوں پر ترجیح دے کر تجھے چن لیا ہے کہ تو میری پیغمبری کرے اور مجھ سے ہم کلام ہو بس جو کچھ میں تجھے دوں اسے لے اور شکر بجالا۔

دل سے بھی شکر کر زبان سے بھی شکر کر اور عمل سے بھی شکر کا اظہار ہونا چاہیے.

آیت نمبر:145

* اس کے بعد ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو ہر شعبہ زندگی کے متعلق نصیحت اور ہر پہلو کے متعلق واضح ہدایات تختیوں پر لکھ کر دے دیں اور اس سے کہا ان ہدایات کو مضبوط ہاتھوں سے تھامو اور اپنی قوم کو حکم دو کہ اس کے بہتر مفہوم کی پیروی کریں عنقریب میں تمہیں فاسقوں کے گھر دکھاؤں گا۔

آیت نمبر:146

* میں اپنی نشانیوں سے اپنی آیات سے ان لوگوں کی نگاہیں پھیر دوں گا جو بغیر کسی حق کے زمین میں بڑے بنتے ہیں تکبر کرتے ہیں۔

اور جو تکبر کرنے والے ہیں وہ غور و فکر نہیں کر سکتے علم اور ہدایت تکبر کرنے والوں کے لیے نہیں ہے اسی لیے جو متکبر ہے وہ پھر ایک نشانی بن جاتا ہے باقی رہنے والوں کے لیے۔

* یہ متکبر لوگ خواہ کوئی نشانی دیکھ لیں کبھی اس پر ایمان نہیں لائیں گے اگر سیدھا راستہ ان کے سامنے آجائے تو وہ اسے اختیار نہیں کریں گے اور اگر ٹیڑھا راستہ نظر آئے تو اس پر چل پڑیں گے اس لیے کہ انہوں نے ہماری نشانیوں کو جھٹلایا اور ان سے لاپرواہی کی۔

آیت نمبر:147

* ہماری نشانیوں کو جس کسی نے جھٹلایا اور آخرت کی ملاقات کا انکار کیا اس کے سارے اعمال ضائع ہو گئے کیا لوگ اس کے سوا کچھ اور جزا پا سکتے ہیں کہ جو کچھ انہوں نے عمل کیا ہو۔

تو جو کوئی جیسا کرے گا ویسا ہی بھرے گا.

آیت نمبر:148 تا 149

* موسیٰ علیہ السلام کے پیچھے اس کی قوم کے لوگوں نے اپنے زیوروں سے ایک بچھڑے کا پتلا بنالیا جس میں سے بیل کی سی آواز نکلتی تھی کیا انہیں نظر نہ آتا تھا کہ وہ نہ ان سے بولتا ہے نہ کسی معاملے میں ان کی رہنمائی کرتا ہے مگر پھر بھی انہوں نے اسے معبود بنالیا اور وہ سخت ظالم لوگ تھے۔

* پھر جب ان کی فریبی کا جادو ٹوٹا اور انہوں نے دیکھ لیا کہ درحقیقت وہ گمراہ ہو گئے ہیں تو کہنے لگے کہ اگر ہمارے رب نے ہم پر رحم نہ فرمایا اور ہم سے درگزر نہ کیا تو ہم برباد ہو جائیں گے۔

آیت نمبر:150

* ادھر سے موسیٰ علیہ السلام غصے اور رنگ سے بھرے ہوئے اپنی قوم کی طرف واپس پلٹے آتے ہی انہوں نے کہا کہ بہت بری جانشینی کی تم لوگوں نے میرے بعد کیا تم سے اتنا صبر نہ ہوا کہ اپنے رب کے حکم کا انتظار کر لیتے میرے واپس آنے کا بھی انتظار نہیں کیا اپنے رب کے حکم کے بارے میں اتنی جلدی مچاڈالی۔

تو یہ جو جلدبازی ہوتی ہے یہ اکثر کاموں میں بہت نقصان دے جاتی ہے

* موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ کیا تم نے اللہ کے فیصلے میں جلدبازی کی اور پھر موسیٰ علیہ السلام نے تختیاں پھینک دی اور اپنے بھائی ہارون کے سر کے بال پکڑ کر کھینچا۔

غصے سے کھینچا تو یہ غصہ کس وجہ سے تھا؟ اللہ تعالیٰ اور ایمان کی وجہ سے وہ جو مومن بندہ ہوتا ہے اس پہ غصہ اللہ تعالیٰ کی وجہ سے ہوتا ہے۔

* اپنے بھائی کو غصے سے بال پکڑ کے کھینچا اور ہارون نے کہا اے میری ماں کے بیٹے (پیار سے پکارا) اے میری ماں کے بیٹے ان لوگوں نے مجھے دبالیا تھا اور قریب تھا کہ مجھے مار ڈالتے پس تم دشمنوں کو مجھ پر ہنسنے کا موقع نہ دے اور اس ظالم گروہ کے ساتھ مجھے نہ شامل کر۔

آیت نمبر:151 تا152

* تب موسیٰ علیہ السلام نے کہا

دعا کر رہے ہیں موسیٰ علیہ السلام

* اے اللہ تعالیٰ مجھے اور میرے بھائی کو معاف کر دے اور ہمیں اپنی رحمت میں داخل فرما تو سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔

* جواب میں اللہ نے ارشاد فرمایا جن لوگوں نے بچھڑے کو معبود بنایا وہ ضرور اپنے رب کے عذاب میں گرفتار ہو کر رہیں گے اور دنیا کی زندگی میں ذلیل ہوں گے جھوٹ گھڑنے والوں کو ہم ایسی ہی سزا دیتے ہیں۔

آیت نمبر:153

* اور جو لوگ برے عمل کریں پھر توبہ کر لیں اور ایمان لے آئیں تو یقیناً اس توبہ اور ایمان کے بعد میرا رب در گزر کرنے والا رحم فرمانے والا ہے۔

اللہ کے سوا کون ہے؟ جو ہم پہ رحم کرے تو جیسے ہی گناہ ہو کوئی برا عمل ہو جائے تو فوراً اللہ تعالیٰ سے توبہ کر لینی چاہیے۔

تو رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

* اگر تم اتنے گناہ کرو کہ آسمان تک پہنچیں یعنی اس قدر گناہ، پھر تم اپنے رب سے توبہ کرو تو وہ تم کو ضرور معاف کر دے گا

لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ انسان گناہ کرنا شروع ہو جائے بلکہ اگر کبھی غلطی ہو جائے گناہ ہو جائے انسان ہے خطائیں ہو جاتی ہیں تو ایسے میں فوراً اللہ تعالیٰ سے توبہ کرنی چاہیے.

آیت نمبر:154

* پھر جب موسیٰ علیہ السلام کا غصہ ٹھنڈا ہوا تو اس میں وہ تختیاں اٹھا لیں جن کی تحریر میں ہدایت اور رحمت تھی ان لوگوں کے لیے جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں۔

ہدایت ور حمت کس کے لیے ہے؟ تقوی والوں کے لیے.

آیت نمبر:155

* اور اس نے اپنی قوم کی 70 آدمیوں کو منتخب کیا تاکہ وہ اس کے ساتھ ہمارے مقرر کیے ہوئے وقت پر حاضر ہوں جب ان لوگوں کو ایک سخت زلزلے نے آ پکڑا تو موسیٰ نے عرض کیا اے اللہ آپ چاہتے تو پہلے ہی ان کو اور مجھے ہلاک کر سکتے تھے کیا آپ اس قصور میں جو ہم میں سے چند نادان لوگوں نے کیا تھا ہم سب کو ہلاک کر دیں گے یہ تو آپ کی ڈالی ہوئی ایک آزمائش تھی جس کے ذریعے سے آپ جسے چاہتے ہیں گمراہی میں مبتلا کر دیتے ہیں اور جسے چاہتے ہیں ہدایت بخش دیتے ہیں ہمارے سرپرست تو آپ ہی ہیں بس ہمیں معاف کر دیجیے اور ہم پر رحم فرمائیے آپ سب سے بڑھ کر معاف فرمانے والے ہیں۔

آیت نمبر:156

* اور ہمارے لیے اس دنیا کی بھلائی بھی لکھ دیجیے اور آخرت کی بھلائی بھی ہم نے آپ کی طرف رجوع کر لیا (جواب میں اللہ نے ارشاد فرمایا) سزا تو میں جسے چاہتا ہوں دیتا ہوں مگر میری رحمت ہر چیز پر چھائی ہوئی ہے۔

تو اللہ تعالیٰ سے اللہ کی رحمت کا سوال کرنا چاہیے جو ہر چیز پہ چھائی ہوئی ہے اتنی زیادہ وسیع رحمت ہے۔

* اور اسے میں ان لوگوں کے حق میں لکھوں گا جو نافرمانی سے پرہیز کریں گے۔

اللہ کی رحمت کن کن کے لیے یہ اس آیت سے پتہ چل رہا ہے۔

* جو نافرمانی سے پرہیز کریں گے جو زکوۃ دیں گے اور جو میری آیات پر ایمان لائیں گے۔

آیت نمبر:157

* پس آج یہ رحمت ان لوگوں کا حصہ ہے جو اس پیغمبر نبی امیی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اختیار کریں۔

تواب رحمت امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے خاص ہے۔

* جو اس پیغمبر نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اختیار کریں جس کا ذکر انہیں اپنے ہاں تورات اور انجیل میں لکھا ہوا ملتا ہے وہ انہیں نیکی کا حکم دیتا ہے وہ انہیں برائی سے روکتا ہے ان کے لیے پاک چیزیں حلال کرتا ہے اور ناپاک چیزوں کو حرام قرار دیتا ہے وہ ان پر سے وہ بوجھ اتارتا ہے جو ان پر لدے ہوئے تھے۔

توجو دین اسلام ہے وہ آسانی لانے والا مذہب ہے یہ آسانی پسند کرتا ہے اس لیے اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی آسانیوں اور جہاں جہاں رخصت ملے اس سے فائدہ اٹھانا چاہیے.

* وہ ان سے وہ بوجھ اتارتا ہے جو ان کے پہلے لدے ہوئے تھے اور وہ بندشیں کھولتا ہے جن میں وہ جکڑے ہوئے تھے لہٰذا جو لوگ اس پر ایمان لائیں اور اس کی حمایت و مدد کریں اور اس نور روشنی کی پیروی اختیار کریں جو اس کے ساتھ نازل کی گئی ہے تو یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

آیت نمبر:158

* اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہہ دیجیے کہ اے انسانو! میں تم سب کی طرف اللہ کا پیغمبر ہوں۔

تم سب کی طرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے جو انبیاء آتے تھے وہ ایک خاص قوم کے لیے ہوتے تھے لیکن رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم ہر جگہ ہر ملک ہر شہر ہر طرح کے لوگوں کے لیے گورے کالے عربی غیر عربی ہر ایک کے لیے نبی بنا کر بھیجے گئے.

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

* پہلے انبیاء اپنی قوموں کی طرف بھیجے جاتے تھے لیکن مجھے تمام انسانوں کی ہدایت کے لیے بھیجا گیا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

* زمین اور آسمان کے درمیان جتنی چیزیں ہیں وہ سب جانتی ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں جو سن لے تو اس کے اوپر لازم ہے کہ وہ ایمان لائے اگر وہ آپ پر ایمان نہیں لائے گا تو اس کا ٹھکانہ جہنم ہے.

* اے محمد صلی اللہ علیہ و سلم کہہ دیجیے کہ اے انسان! میں تم سب کی طرف اللہ کا پیغمبر ہوں جو زمین اور آسمانوں کی بادشاہی کا مالک ہے اس کے سوا کوئی خدا نہیں ہے وہی زندگی بخشتا ہے اور وہی موت دیتا ہے پس ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے بھیجے ہوئے نبی پر اور جو اللہ اور اس کے کلمات کو مانتا ہے اور پیروری اختیار کرو اس کی امید ہے کہ تم راہ راست پا جاؤ گے۔

آیت نمبر:159

* موسیٰ علیہ السلام کی قوم میں ایک گروہ ایسا بھی تھا جو حق کے مطابق ہدایت کرتا اور حق کے مطابق انصاف کرتا تھا۔

آیت نمبر:160

* اور ہم نے اس قوم کو بارہ گھرانوں میں تقسیم کر کے انہیں مستقل گروہوں کی شکل دے دی تھی اور جب موسیٰ علیہ السلام سے اس کی قوم نے پانی مانگا تو ہم نے اشارہ کیا کہ فلاں چٹان پر اپنی لاٹھی مارو چنانچہ چٹان سے یکایک 12 چشمے پھوٹ نکلے۔

تو یہ بھی ایک طرح سے معتد تھا کہ ایک چٹان پہ ایک لاٹھی ایک عصا مارو اور اس سے فوراً 12 چشمے پھوٹ نکلیں۔

* اور ہر گروہ نے اپنا پانی لینے کی جگہ کا تعین کر لیا۔

ورنہ تو پانی کے اوپر بڑے ہی جھگڑے ہو جاتے ہیں کہ میری باری اور میری باری ہے تو یہاں پہ ہر ایک کو پتہ چل گیا کہ یہ یہاں سے میں نے پانی لینا ہے۔

* ہم نے ان پر بادل کا سایہ کیا اور ان پر من و سلویٰ اتارا خواہ وہ پاک چیزیں جو ہم نے تمہارے لیے اتاری ہیں تم کو بخشی ہیں مگر اس کے بعد انھوں نے جو کچھ کیا تو ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا تھا بلکہ وہ خود ہی اپنے اوپر ظلم کرتے تھے تو جو گنہگار ہے وہ اپنے اوپر خود ظلم کر رہا ہوتا ہے.

آیت نمبر:161

* پھر یاد کرو وہ وقت جب ان سے کہا گیا تھا کہ اس بستی میں جا کر رہو اور اس کی پیداوار میں کھاؤ پیو اور حِطَّۃٌ کہتے جانا اور شہر کے دروازے میں سجدہ ریز ہوتے ہوئے داخل ہو ہم تمہاری خطائیں معاف کر دیں گے اور نیک رویہ رکھنے والوں کو مزید فضل سے نوازیں گے.

آیت نمبر:162

* مگر جو لوگ ان میں سے ظالم تھے انہوں نے اس بات کو جو ان سے کہی گئی تھی بدل ڈالا

حِطَّۃٌ کا مطلب ہے اے اللہ معاف کر دے یہ کہنے لگے حنطۃ تو انہوں نے بات کو ہی بدل ڈالا حنطۃ کا مطلب گندم ہے دنیا کی چیزیں مانگنے لگے بجائے اسکے کہ اللہ سے مغفرت طلب کرتے۔

* نتیجہ یہ ہوا کہ ہم نے ظلم کی پاداش میں ان پر آسمان پر سے عذاب بھیج دیا۔

تو جب کوئی بندہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی ناشکری کرتا تو جواب میں اللہ تعالیٰ اس سے نعمت بھی چھین لیتے ہیں اور اکثر دنیا میں عذاب بھی بھیج دیتے ہیں.

آیت نمبر:163

* اور ذرا ان سے اس بستی کا حال بھی پوچھو جو سمندر کے کنارے واقعہ تھی انہیں یاد ڈلاوں وہ واقعہ کہ وہاں کے لوگ احکام الٰہی کی خلاف ورزی کرتے تھے (ہفتے کے دن) اور یہ کہ مچھلیاں ہفتے کے دن ابھر ابھر کر سطح پر ان کے سامنے آتی تھی اور باقی دنوں میں نہیں آتی تھی اور یہ اس وجہ سے ہوا تھا کہ ہم ان کی نافرمانیوں کی وجہ سے ان کو آزمائش میں ڈال رہے تھے۔

تو جو آزمائشیں اور مصیبتیں آتی ہیں وہ انسان کی اپنی نافرمانی کی وجہ سے ہوتی ہیں ہوا یہ تھا کہ جو بنی اسرائیل تھے انہیں ہفتے کے دن دنیا کے کام کاج سے منع کر دیا گیا تھا کہ صرف اللہ کی عبادت کرو اور اسی دن سمندر میں زیادہ مچھلیاں آتی تھیں تو انہوں نے یہ کیا کہ یہ جمعہ والی شام کو اس میں جال پھینک دیتے تھے پانی میں، اور اتوار کی صبح کو وہ جال نکال لیتے تھے اس طرح انہوں نے اللہ کے حکم کو بدل ڈالا اور دھوکہ دینے لگے تو اللہ تعالیٰ تو ان کی آزمائش کر رہے تھے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کی اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بھی آزمائش کی کہ جب احرام کی حالت میں خشکی کا شکار منع ہوا تو اس وقت اللہ تعالیٰ نے ایسے پرندے بھیجے کہ جو صحابہ کے ہاتھوں تک آسکتے تھے لیکن وہ تو پھر رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ تھے ان میں سے کسی نے ان پرندوں کو نہیں پکڑا تھا لیکن بنی اسرائیل نے تو اللہ کے قانون کو بدل ڈالا۔

آیت نمبر:164

* اور انہیں یہ بھی یاد دلاؤ کہ جب ان میں سے ایک گروہ نے دوسرے گروہ سے کہا تھا کہ تم ایسے لوگوں کو کیوں نصیحت کرتے ہو جنہیں اللہ ہلاک کرنے والا اور سخت سزا دینے والا ہے۔

تو جو لوگ دوسروں کو غلطی سے منع کر رہے تھے ان کو ایک دوسرا گروہ جو غلط کام تو نہیں کر رہا تھا نافرمانی کا کام نہیں کر رہا تھا لیکن منع کرنے لگا کہ تم کیوں ان کو منع کر رہے ہو انہوں نے کون سا باز آنا ہے تو ان کے اوپر تو لازم ہو چکے ہیں کہ اللہ انہیں سخت سزا دے گا ہی.

تین گروہ وہاں پہ بن چکے تھے ایک جو مچھلیاں پکڑ رہا تھا ایک وہ گروہ تھا جو مچھلیاں نہیں پکڑ رہا تھا اور تیسرا وہ گروہ تھا جو مچھلیاں نہیں پکڑ رہا تھا اور مچھلیاں پکڑنے والوں کو منع بھی کر رہا تھا۔

"نہی عن المنکر" کا کام بھی کر رہا تھا۔

* تو وہ کہنے لگے کہ تم ایسے لوگوں کو کیوں نصیحت کرتے ہو جنہیں اللہ ہلاک کرنے والا اور سخت سزا دینے والا ہے تو انہوں نے جواب دیا ہم یہ سب کچھ تمہارے رب کے حضور اپنی معذرت پیش کرنے کے لیے کر رہے ہیں اور اس امید پر کر رہے ہیں کہ شاید یہ لوگ اس کی نافرمانی سے پرہیز کرنے لگیں۔

آیت نمبر:165

* آخر کار جب وہ ان ہدایات کو بالکل ہی بھول گئے جو انہیں نہیں یاد کرائی گئی تھیں تو ہم نے ان لوگوں کو بچا لیا جو برائی سے روکتے تھے اور باقی سب لوگوں کو جو ظالم تھے ان کی نافرمانیوں پر سخت عذاب میں پکڑ لیا۔

توجو گروہ نافرمانی نہیں کر رہا تھا لیکن "نہی عن المنکر "یعنی دوسروں کو برائی سے بھی نہیں روک رہا تھا وہ بھی سزا کا شکار ہو گیا اس لیے جب دوسروں کو برائی کرتے دیکھیں تو جس حد تک ممکن ہو جس حد تک استطاعت ہو روکنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

آیت نمبر:166 تا 167

* پھر جب وہ پوری سرکشی کے ساتھ وہی کام کیے چلے گئے جس سے انہیں روکا گیا تھا تو ہم نے کہا بندر ہو جاؤ اور ذلیل وخوار ہو جاؤ۔

* اور یاد کرو وہ وقت جب تمہارے رب نے اعلان کر دیا کہ وہ قیامت تک برابر ایسے لوگ بنی اسرائیل پر مسلط کرتا رہے گا جو ان کو بدترین عذاب دیں گے یقیناً تمہارا رب سزا دینے میں بڑا سخت ہے اور یقیناً وہ درگزر کرنے والا اور رحم سے کام لینے والا بھی ہے۔

توجیسا بندہ ہو گا اللہ پھر اس کے ساتھ ویسا ہی معاملہ کریں گے۔

آیت نمبر:168

* ہم نے ان کو زمین میں ٹکڑے ٹکڑے کر کے بہت سی قوموں میں تقسیم کر دیا کچھ لوگ ان میں نیک تھے اور کچھ مختلف تھے اور ہم ان کو اچھے اور برے حالات سے آزمائش میں مبتلا کرتے رہے کہ شاید یہ پلٹ آئیں۔

آیت نمبر:169

* پھر اس کے بعد ناخلف لوگ ان کے جانشین ہوئے جو کتاب الٰہی کے وارث ہو کر دنیا کے فائدے سمیٹتے تھے اور کہہ دیتے کہ توقع ہے کہ ہمیں معاف کر دیا جائے گا۔

اس امید پر گناہ کرتے رہتے تھے کہ ہمیں معاف کر دیا جائے گا۔

* اور اگر وہی متاعِ دنیا پھر سامنے آتی تو اسے لپک کر لے لیتے تھے۔ کیا ان سے کتاب کا عہد نہیں لیا جا چکا؟ کہ اللہ کے نام پر وہی بات کہیں جو حق ہو اور جو خود پڑھ چکے ہیں جو کتاب میں لکھا ہے آخرت کی قیام گاہ تو تقویٰ والوں کے لیے ہے (آخرت کی قیام گاہ تو اللہ سے ڈرنے والوں کے لیے ہے خدا ترس لوگوں کے لیے ہے)

* کیا تم اتنی سی بات نہیں سمجھتے؟

آیت نمبر:170

* جو لوگ اللہ کی کتاب کی پابندی کرتے ہیں اور جنہوں نے نماز قائم کر رکھی ہے یقیناً ایسے نیک کردار لوگوں کا اجر ہم ضائع نہیں کریں گے۔

آیت نمبر:171

* انہیں وہ وقت بھی کچھ یاد ہے جبکہ ہم نے پہاڑ کو ہلا کر ان پر اس طرح چھا دیا تھا کہ گویا وہ چھتری ہو۔

کوہ طور کو ان کے اوپر ان کے سروں پہ کھڑا کر دیا تو ان سے وعدہ لیا گیا تھا اور ان کو ایسے محسوس ہونے لگا تھا کہ جیسے ابھی پہاڑ ہمارے اوپر آ گرے گا۔

* اور یہ گمان کر رہے تھے کہ وہ پہاڑ ان پر آ پڑے گا اور اس وقت ہم نے ان سے کہا تھا کہ جو کتاب ہم تمہیں دے رہے ہیں اسے مضبوطی کے ساتھ تھامو اور جو کچھ اس میں لکھا ہے اسے یاد رکھو توقع ہے کہ تم غلط روی سے بچ جاؤ گے متقی پرہیز گار بنو گے۔

آیت نمبر:172

* اور اے نبی لوگوں کو یاد دلاؤ وہ وقت جب کہ تمہارے رب نے بنی آدم کی پشتوں سے ان کی نسل کو نکالا تھا۔

تو جب آدم علیہ السلام کو جب پیدا کیا تو ایک ہی دفعہ ان کی پشت سے ساری کی ساری اولاد نکال دی تھی۔

* اور انہیں خود ان کے اوپر گواہ بناتے ہوئے پوچھا تھا کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟

عہد الست کا ذکر ہے وہ وعدہ جو ہم سب اللہ تعالیٰ کے ہاں کر کے آئے ہوئے ہیں اسے عہد الست کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پوچھا کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ وہاں پہ ہم سب نے اللہ تعالیٰ کو کہا کہ آپ ہی ہمارے رب ہیں آپ نے ہی ہمیں پیدا کیا ہوا ہے تو آپ ہی ہمارے رب ہیں۔

* انہوں نے کہا ضرور آپ ہی ہمارے رب ہیں ہم اس پر گواہی دیتے ہیں۔

اب یہ جو گواہی ہے جو عہد الست ہے اللہ تعالیٰ کے رب ہونے کی جو گواہی ہے یہ ہم سب انسانوں کی لاشعور میں اللہ تعالیٰ نے ڈالی ہوئی ہے۔ اسی وجہ سے تو نجاشی نے وہ آیات سنتے ہی اور فرعون کے جادوگروں نے حق کو دیکھتے ہی پہچان لیا تھا اور فوراً ایمان قبول کر لیا تھا تو اللہ تعالیٰ کو پہچاننا فطرت میں اللہ نے ہمارے لیے لکھا ہوا ہے۔

* یہ ہم نے اس لیے کیا کہ کہیں تم قیامت کے روز یہ نہ کہہ دو کہ ہم تو اس بات سے بے خبر تھے۔

آیت نمبر:173

* یا یہ نہ کہنے لگو کہ شرک کی ابتدا تو ہمارے باپ دادا نے ہم سے پہلے کی تھی اور ہم تو بعد میں ان کی نسل سے پیدا ہوئے پھر کیا آپ ہمیں اس قصور میں پکڑتے ہیں جو غلط لوگوں نے کیا تھا۔

تو اس وجہ سے اللہ تعالیٰ نے پہلے عہد الست لے لیا۔

آیت نمبر:174 تا175

* دیکھو اس طرح ہم واضح نشانیاں پیش کرتے ہیں اور اس لیے کرتے ہیں کہ یہ لوگ پلٹ آئیں۔

* اور اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان کے سامنے اس شخص کا حال بیان کرو جس کو ہم نے اپنی آیات کا علم عطا کیا تھا (نشانیاں دی تھیں علم دیا تھا) مگر وہ ان کی پابندی سے باہر نکل بھاگا آخر کار شیطان اس کے پیچھے پڑ گیا یہاں تک کہ وہ بھٹکنے والوں میں شامل ہو کر رہا۔

آیت نمبر:176

* اور اگر ہم چاہتے تو اسے ان آیتوں کے ذریعے سے بلندی عطا کرتے درجات بلند کر دیتے مگر وہ تو زمین ہی کی طرف جھک کر رہ گیا اور اپنی خواہشات نفس کے پیچھے پڑا رہا لہٰذا اس کی حالت کتے کی سی ہو گی۔

کہا جاتا ہے کہ یہ ایک سچا واقعہ ہے real story ہے ایک بہت بڑے عالم کی کہ جو شیطانی وسوسوں کا شکار ہو گیا تھا اور پھر اللہ تعالیٰ سے بہت دور ہو گیا اس وجہ سے شیطانی وسوسوں سے پناہ مانگنی چاہیے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں اپنے آپ کو ڈالنا چاہیے پھر اس شخص کی حالت کی مثال اللہ تعالیٰ کیسے دے رہے ہیں جیسے کتے کی مثال ہوتی ہے کیونکہ کتا ایک سمبل ہے لالچ کا، تو جو دنیا کی طرف جھک جاتا ہے وہ بہت لالچی انسان ہوتا ہے۔

* لہٰذا اس کی حالت کتے کی سی ہو گی کہ تم اس پر حملہ کرو تب بھی زبان لٹکائے رہے اور اسے چھوڑ دو تب بھی زبان لٹکائے رہے یہی مثال ہے ان لوگوں کی جو ہماری آیات کو جھٹلاتے ہیں۔

تو اللہ کی آیات کو جھٹلانے کا ایک بڑا سبب کیا ہے دنیا کی محبت، دنیا کا لالچ۔

* تم یہ حکایات ان لوگوں کو سناتے رہو شاید کہ یہ کچھ غور و فکر کریں۔

آیت نمبر:177

* بڑی ہی بری مثال ہے ایسے لوگوں کی جنہوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا اور انکار کیا اور وہ اپنے آپ پر ہی ظلم کرتے رہے ہیں۔

تو اللہ کی آیات کے انکار کرنے والا جھٹلانے والا دراصل اپنا ہی نقصان کر رہا ہوتا ہے۔

آیت نمبر:178

* جس سے اللہ نے ہدایت بخشی وہی راہ راست پاتا ہے وہی ہدایت پاتا ہے اور جس کو اللہ اپنی رہنمائی سے محروم کر دے وہی ناکام ونامراد ہو کر رہتا ہے۔

آیت نمبر:179

* اور حقیقت یہ ہے کہ بہت سے جن وانسان ایسے ہیں جن کو ہم نے جہنم ہی کے لیے پیدا کیا ہے۔

کیونکہ وہ ہدایت پانا ہی نہیں چاہتے تو ان کا ٹھکانہ ہے ہی جہنم اب ان لوگوں کی مثال کیسی ہے۔

* کہ ان کے پاس دل ہے مگر وہ ان سے سوچتے نہیں ان کے پاس آنکھیں ہیں مگر وہ ان سے دیکھتے نہیں۔

کائنات کی نشانیوں پہ غور و فکر ہی نہیں کر رہے جس مقصد کے لیے اللہ تعالیٰ نے آنکھیں دل کان دیے ہیں۔

یہ نعمتیں سب اللہ کو پہچان کرنے کے لیے دی ہیں کہ ہم ان کے ذریعے اللہ تعالیٰ کو پہچانیں مگر جو کافر ہیں وہ ان سے وہ کام لیتا ہی نہیں ہے جس کام کے لیے اللہ نے یہ نعمتیں دی ان کے پاس آنکھیں ہیں مگر وہ ان آنکھوں سے دیکھتے نہیں ہیں ان کے پاس کان ہے مگر وہ ان کانوں سے سنتے نہیں ہیں۔

* وہ جانوروں کی طرح ہیں

جانوروں جیسی ان کی زندگی ہے۔

جس کا مقصد صرف کھانا پینا اور بس یہ دنیا کے مقاصد ہیں۔

* بلکہ ان سے بھی زیادہ گئے گزرے ہیں۔

یہ لوگ جانوروں سے بھی زیادہ گئے گزرے ہیں۔

کیوں؟

کیونکہ جانور کو تو اپنے مالک کی بھی پہچان ہوتی ہے تو انہیں تو اپنے مالک حقیقی کی پہچان ہی نہیں ہے۔

* یہ وہ لوگ ہیں جو غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔

آیت نمبر:180

* اور اے ایمان والوں اللہ اچھے ناموں کا مستحق ہے تو اللہ کو اچھے ہی ناموں سے پکارو۔

اللہ تعالیٰ کی پیارے پیارے نام ہیں سننے میں بھی پیارے لگتے ہیں معنی میں بھی پیارے ہیں، تو پکارنے میں بھی بہت پیارے ہیں تو اللہ تعالیٰ کو ان ناموں سے پکارنا چاہیے۔

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

* کہ اللہ تعالیٰ کے 99 نام ہیں۔ ایک کم 100 نام جو ان کو یاد کرلے وہ جنت میں داخل ہو گا۔

* اے ایمان والو اللہ اچھے ناموں کا مستحق ہے اس کو اچھے ہی ناموں سے پکارو۔

* اور ان لوگوں کو چھوڑ دو جو اس کے نام رکھنے میں عدل سے منحرف ہو جاتے ہیں کج روی اختیار کرتے ہیں الحاد سے کام لیتے ہیں اور جو کچھ وہ کر رہے ہیں اس کا بدلہ وہ پا کر رہیں گے۔

آیت نمبر:181 تا 183

* ہماری مخلوق میں ایک گروہ ایسا بھی ہے جو ٹھیک ٹھیک حق کے مطابق ہدایت اور حق ہی کے مطابق انصاف کرتا ہے۔

* رہے وہ لوگ جنہوں نے ہماری آیات کو جھٹلا دیا ہے تو انہیں ہم بتدریج ایسے طریقے سے تباہی کی طرف لے جائیں گے کہ انہیں خبر بھی نہ ہو گی۔

* میں ان کو ڈھیل دے رہا ہوں میری تدبیر کا کوئی توڑ نہیں ہے۔

آیت نمبر:184

* اور کیا ان لوگوں نے کبھی سوچا نہیں کہ ان کے رفیق پر جنون کا کوئی اثر نہیں ہے

یہ وہ الزامات ہیں جو کفار مکہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم پہ لگایا کرتے تھے کہ شاید انہیں جنون ہو گیا یا شاید کوئی ان پہ جادو ہے، آسیب ہے.

* وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو ایک خبر دار کرنے والا ہے جو برے انجام کے سامنے آنے سے پہلے صاف صاف متنبہ کر رہا ہے۔

آیت نمبر:185

* کیا ان لوگوں نے آسمان وزمین کی انتظام پر کبھی غور نہیں کیا کہ کسی چیز کو بھی، جو اللہ نے پیدا کی ہے آنکھیں کھول کر نہیں دیکھا اور کیا یہ بھی انہوں نے کبھی محسوس نہیں کیا کہ شاید ان کی مہلت زندگی پوری ہونے کا وقت قریب ہی آ لگا ہو پھر آخر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بات اس ڈراوے اس تنبیہ کے بعد اور کون سی بات ایسی ہو سکتی ہے جس پر یہ ایمان لے آئیں.

آیت نمبر:186

* جس کو اللہ رہنمائی سے محروم کر دے اس کے لیے پھر کوئی رہنما نہیں ہے اور اللہ انہیں ان کی سرکشی میں بھٹکتا ہوا چھوڑے دیتا ہے۔

آیت نمبر:187

* یہ لوگ تم سے پوچھتے ہیں آخر وہ قیامت کی گھڑی کب نازل ہو گی؟ کہو اس کا علم میرے رب ہی کے پاس ہے اسے اپنے وقت پر وہی ظاہر کرے گا آسمان اور زمین میں وہ بڑا سخت وقت ہو گا۔

قیامت کا آنا وہ بڑا سخت وقت ہو گا وہ بہت بہت بڑا حادثہ ہو گا۔

* وہ تم پر اچانک آ جائے گا یہ لوگ اس کے متعلق تم سے اس طرح پوچھتے ہیں کہ گویا تم اسی کی کھوج میں لگے رہتے ہو کہو اس کا علم تو صرف اللہ کو ہے مگر اکثر لوگ اس حقیقت سے ناواقف ہیں۔

آیت نمبر:188

* اور اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان سے کہہ دیجیے میں اپنی ذات کے لیے کسی نفع، نقصان کا اختیار نہیں رکھتا۔

یہ بات کس کے لیے کی جا رہی ہے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا جا رہا ہے۔

* کہ لوگوں سے کہہ دیجیے میں کسی نفع نقصان کا اختیار نہیں رکھتا۔

* ایک دفعہ ایک شخص نے کہہ دیا کہ جو بات اللہ اور اس کے رسول چاہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے فرمایا کیا تو نے مجھے اللہ کے برابر کر دیا بلکہ یوں کہو کہ جو بات اللہ چاہے۔

* اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان سے کہہ دیجیے کہ میں اپنی ذات کے لیے کسی نفع و نقصان کا اختیار نہیں رکھتا اللہ ہی ہے جو کچھ چاہتا ہے وہ ہوتا ہے اور اگر مجھے غیب کا علم ہوتا تو میں بہت سے فائدے اپنے لیے حاصل کر لیتا اور مجھے کبھی کوئی نقصان نہ پہنچتا (مجھے کبھی کوئی تکلیف نہ آتی) میں تو محض ایک خبر دار کرنے والا اور خوشخبری سنانے والا ہوں ان لوگوں کے لیے جو میری بات مانیں۔

آیت نمبر:189

* وہ اللہ ہی ہے جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی کی جنس سے اس کا جوڑا بنایا تاکہ اس کے پاس سکون حاصل کرے پھر جب مرد نے عورت کو ڈھانک لیا اور اسے خفی سا حمل ٹھہر گیا جسے لیے، لیے وہ چلتی پھرتی رہی پھر جب وہ بوجل ہو گئی۔

یعنی آخری مہینوں میں جب وہ بوجل ہو گئی۔

* تو دونوں نے مل کر (شوہر اور بیوی دونوں نے مل کر) اللہ اپنے رب سے دعا کی کہ اگر تو نے ہم کو اچھا سا بچہ دیا تو ہم تیرے شکر گزار ہوں گے۔

آیت نمبر:190

* مگر جب اللہ نے ان کو ایک صحیح اور سالم بچہ دے دیا تو وہ اس کی اس بخشش میں دوسروں کو اللہ کا شریک ٹھہرانے لگے۔

پہلے دعائیں اللہ سے مانگتے رہے کہ ہمیں اچھا سا بچہ دے جب اللہ نے بچہ دے دیا تو کہنے لگے یہ فلاں فلاں کی وجہ سے ہوا ہے اللہ کے شریک بنانے لگے

* اللہ بہت بلند و برتر ہے اور ان مشرکانہ باتوں سے جو یہ لوگ کر رہے ہیں ان سے بے نیاز ہے.

آیت نمبر:191 تا 193

* کیسے نادان ہیں یہ لوگ کہ ان کو خدا کا شریک ٹھہراتے ہیں جو کسی چیز کو بھی پیدا نہیں کر سکتے بلکہ وہ خود پیدا کیے جاتے ہیں۔

* جو نہ ان کی مدد کر سکتے ہیں اور نہ ہی اپنی مدد پر قادر ہیں۔

* اگر تم انہیں سیدھی راہ پر آنے کی دعوت دو تو وہ تمہارے پیچھے نہیں آئیں گے تم خواہ انہیں پکارو بلاؤ نہ بلاؤ خاموش رہو دونوں صورتوں میں تمہارے لیے یکساں ہی ہے۔

آیت نمبر:194

* تم لوگ خدا کو چھوڑ کر جنہیں پکارتے ہو وہ تو محض بندے ہیں جیسے تم بندے ہو ان سے دعائیں مانگ کے دیکھو یہ تمہاری دعاؤں کا جواب دیں؟

اگر ان کے بارے میں تمہارے خیالات صحیح ہیں تو ذرا اپنے ان بتوں سے اور ان چیزوں سے مانگ کے تو دیکھو خدا کے سوا اور جتنی ہستیاں ان سے کچھ دعا مانگ کے تو دیکھو اگر ان کے اختیار میں کچھ ہے تو اس کے بعد عقلی دلائل دیے جا رہے ہیں۔

آیت نمبر:195 تا 196

* کیا یہ پاؤں رکھتے ہیں کہ ان سے چلیں کیا یہ ہاتھ رکھتے ہیں کہ ان سے پکڑیں کیا یہ آنکھیں رکھتے ہیں کہ ان سے دیکھیں کیا یہ کان رکھتے ہیں کہ ان سے سنیں پس اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان سے کہہ دیجیے کہ بلا لو اپنے ٹھہرائے ہوئے شریکوں کو پھر تم سب مل کر میرے خلاف تدبیریں کرو اور مجھے ہر گز مہلت نہ دو۔

* میرا حامی و مددگار تو صرف اللہ ہے جس نے یہ کتاب نازل کی اور وہ نیک لوگوں کی حمایت کرتا ہے۔

تو جس کا ولی، جس کا دوست اللہ تعالیٰ ہو اس کو اور کسی کی کیا مدد چاہیے.

آیت نمبر:197 تا 200

* بخلاف اس کے تم جنہیں خدا کو چھوڑ کر پکارتے ہو وہ نہ تمہاری مدد کر سکتے ہیں اور نہ خود اپنی مدد کرنے کے قابل ہیں۔

* بلکہ اگر تم انہیں سیدھی راہ پر آنے کے لیے کہو تو وہ تمہاری بات سن بھی نہیں سکتے بظاہر تم کو ایسا نظر آتا ہے کہ وہ تمہاری طرف دیکھ رہے ہیں مگر وہ تمہاری طرف نہیں دیکھتے۔

* اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نرمی اور درگزر کا طریقہ اختیار کیجئے معروف کی تلقین کیجئے اور جاہلوں سے نہ الجھیے (جاہلوں سے بحث نہ کرو ان سے مت الجھو)

* اگر کبھی شیطان تمہیں اکسائے تو اللہ کی پناہ مانگو وہ سب کچھ سننے والا اور جاننے والا ہے۔

آیت نمبر:201

* حقیقت میں جو لوگ متقی ہیں ان کا حال تو یہ ہے کہ کبھی شیطان کے اثر سے کوئی برا خیال اگر انہیں چھو بھی جاتا ہے تو وہ فوراً چوکنے ہو جاتے ہیں۔

اور کیا کرتے ہیں شیطان کے شر سے بچنے کی دعائیں مانگتے ہیں کثرت سے اللہ کا ذکر کرتے ہیں اپنی زبان کو اللہ کے ذکر سے تر رکھتے ہیں۔

* اور اگر کبھی انہیں شیطان کی طرف سے کوئی خیال چھو جاتا ہے تو فوراً چوکنے ہو جاتے ہیں اور پھر انہیں صاف نظر آنے لگتا ہے کہ ان کے لیے صحیح راستہ کون سا ہے۔

آیت نمبر:202 تا 203

* پھر ان کے بھائی تو وہ انہیں ان کی کج روی میں ہی کھینچ لیے چلے جاتے ہیں اور انہیں بھٹکانے میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھتے۔

* اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب تم ان لوگوں کے سامنے کوئی نشانی یا کوئی معجزہ پیش نہیں کرتے تو یہ کہتے ہیں کہ تم ہمارے لیے کوئی نشانی کیوں نہیں لے کر آئے ان سے کہو میں تو صرف اس وحی کی پیروی کرتا ہوں جو میرے رب نے میری طرف بھیجی ہے یہ بصیرت کی روشنیاں ہیں یہ دلائل ہیں تمہارے رب کی طرف سے اور ہدایت اور رحمت ہے ان لوگوں کے لیے جو اسے قبول کریں۔

آیت نمبر:204

* پھر جب تمہارے سامنے قرآن پڑھا جائے تو اسے توجہ سے سنو اور خاموش رہو شاید کہ تم پر رحمت ہو جائے۔

تو اللہ کی رحمت کا نسخہ کیا ہے کہ قرآن پاک جب پڑھا جارہا ہو تو وہاں پہ خاموش رہیں اور توجہ سے سنیں غور و فکر کریں اس میں سے اپنے لیے عمل کی بات نکالیں نہ کہ موبائل پہ چیٹ میں مصروف رہیں.

آیت نمبر:205

* اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رب کو صبح شام یاد کیا کرو دل ہی دل میں رات کے ساتھ اور خوف کے ساتھ اور زبان سے بھی ہلکی آواز کے ساتھ۔

تو اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہنا چاہیے دل میں خوف کے ساتھ امید کے ساتھ ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کو پکارنا چاہیے خشوع اور خضوع کے ساتھ قبولیت کے یقین کے ساتھ اور دعا کے لیے جلد بازی نہیں کرنی چاہیے کہ جلدی جلدی قبول ہو۔

* بلکہ حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ جب کوئی مومن اللہ سے دعا کرتا ہے تو وہ کسی نہ کسی لیول پہ قبول ہو کے رہتی ہے تین طریقے ہیں قبولیت کے یا تو وہ دعا قبول ہو جاتی ہے یا اس بندے کی کوئی مصیبت ٹل جاتی ہے اور یا پھر وہ دعا آخرت کے لیے محفوظ ہو جاتی ہے۔

* اور تم ان لوگوں میں سے نہ ہو جاؤ جو غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔

آیت نمبر:206

* جو فرشتے تمہارے رب کی حضور تقرب کا مقام رکھتے ہیں وہ کبھی اپنی بڑائی کے گھمنڈ میں آکر اللہ کی عبادت سے منہ نہیں موڑتے وہ اللہ کی تسبیح بیان کرتے ہیں اور وہ اس کے آگے جھکے رہتے ہیں۔

یہ آیت سجدہ ہے قرآن پاک میں 14 مقامات پہ آیت سجدہ آئی ہے تو جب آیت سجدہ آئے وہاں پہ حکم ہے کہ جو شخص بھی اس آیت کو پڑھے یا سنے تو وہ اس پہ سجدہ کریں تو یہاں پہ سجدہ لازم ہو گیا اب یہاں پہ صورت مکمل ہو گئی.

سورت الانفال

اب سورۃ الانفال ہے مدنی صورت ہے اور اس کے 10 رکوع ہیں۔

بسم الله الرحمن الرحيم

آیت نمبر:01

* تم سے انفال کے بارے میں پوچھتے ہیں کہو یہ انفال تو اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہیں۔

اس سورت میں جنگ بدر کا ذکر ہے اور جنگ بدر کے بعد مسلمانوں کے ہاتھ میں اموال آئے مال غنیمت آئے تو ان کے بارے میں اس میں احکامات نازل ہو رہے ہیں کیونکہ پہلی پہلی جنگ تھی تو اس لیے یہاں پہ اللہ تعالیٰ یہ احکام نازل فرما رہے ہیں۔

* کہو کہ یہ انفال تو اللہ اور اس کے رسول کی ہے بس تم اللہ سے ڈرو اور آپس کے تعلقات درست کرو۔

آپس کے تعلقات درست کرو۔

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

* کہ ابن آدم نے کوئی ایسا عمل نہیں کیا جو نماز، آپس کی صلح اور اچھے اخلاق سے بہتر ہو۔

تو آپس کی صلح کرانا بہت ہی بڑا اور اچھا عمل ہے۔

* اور اپنے آپس کے تعلقات درست کرو اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اگر تم مومن ہو۔

آیت نمبر:02

* سچے اہل ایمان تو وہ لوگ ہیں جن کے دل اللہ کا ذکر سن کر لرز جاتے ہیں اور جب اللہ کی آیات ان کے سامنے پڑھی جاتی ہیں تو ان کا ایمان بڑھ جاتا ہے اور جب وہ اپنے رب پر بھروسہ کر لیتے ہیں وہ اپنے رب کا بھروسہ کرتے ہیں.

آیت نمبر:03 تا 04

* اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے اللہ کے راستے میں خرچ کرتے ہیں۔

* ایسے لوگ حقیقی مومن ہیں ان کے لیے ان کے رب کے پاس بڑے درجے ہیں اللہ ان کے قصوروں سے درگزر کرے گا اور ان کے لیے بہترین رزق ہے۔

آیت نمبر:05

* یاد کرو وہ وقت جب تیرا رب تجھے حق کے ساتھ تیرے گھر سے نکال لایا تھا اور مومنوں میں سے ایک گروہ کو یہ بات سخت ناگوار تھی۔

جنگ بدر کی بات ہے۔

* مومنوں میں سے ایک گروہ کو یہ بات سخت ناگوار تھی۔

آیت نمبر:06 تا07

* اور وہ اس حق کے معاملے میں آپ سے لڑ رہے تھے حالانکہ یہ بات صاف صاف نمایاں ہو چکی تھی ان کا حال یہ تھا کہ گویا وہ اپنی آنکھوں سے موت کو دیکھ رہے ہیں موت کی طرف ہانکے چلے جا رہے ہیں۔

* پھر یاد کرو وہ موقع جب کہ اللہ تم سے وعدہ کر رہا تھا کہ دو گروہوں میں سے ایک تمہیں ضرور مل کر رہے گا۔

دو گروہ تھے ایک قافلہ جنگی تھا اور ایک تجارتی۔

* تم لوگ چاہتے تھے کہ کمزور گروہ تمہیں ملے۔

یعنی تجارتی قافلہ مل جائے۔ جنگ نہ لڑنی پڑے۔

* مگر اللہ کا ارادہ یہ تھا کہ اپنے ارشادات سے حق کو حق کر دکھائے اور کافروں کی جڑ کاٹ دے.

آیت نمبر:08

* تاکہ حق حق ہو کر رہے اور باطل باطل ہو کر رہ جائے خواہ مجرموں کو یہ کتنا ہی ناگوار ہو۔

آیت نمبر:09

* اور وہ موقع جب کہ تم اپنے رب سے فریاد کر رہے تھے جواب میں اس نے فرمایا کہ میں تمہاری مدد کے لیے پے بہ پے ایک ہزار فرشتے بھیج رہا ہوں۔

ایک فرشتہ بھی کافی تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے ایک ہزار کا وعدہ کیا تاکہ مومنین کے دل مطمئن ہو جائیں

آیت نمبر:10

* یہ بات اللہ نے تمہیں صرف اس لیے بتادی کہ تمہیں خوشخبری ہو اور تمہارے دل اس سے مطمئن ہو جائیں ورنہ مدد تو جب بھی ہوتی ہے اللہ ہی کی طرف سے ہوتی ہے اور اللہ یقیناً زبردست اور دانا ہے۔

آیت نمبر:11

* اور وہ وقت یاد کرو جبکہ اللہ اپنی طرف سے غنودگی کی شکل میں تم پر اطمینان اور بے خوفی کی کیفیت طاری کر رہا تھا اور آسمان سے تمہارے اوپر پانی برسا رہا تھا تاکہ تمہیں پاک کرے اور تم سے شیطان کی ڈالی ہوئی نجاست کو دور کرے۔

یعنی جو وسوسے اور خوف ہیں وہ ختم کر دے۔

* اور تمہاری ہمت بندھائے اور اس کے ذریعے سے تمہارے قدم جمادے۔

کیونکہ جنگ کے لیے یہ سب چیزیں بہت ضروری ہیں ہمت اعلیٰ ہو دل میں سکون ہو بے خوفی ہو تو یہ ساری چیزیں اللہ تعالیٰ نے ان کے اوپر اتار دی تھی۔

آیت نمبر:12 تا15

* اور وہ وقت جب کہ تمہارا رب فرشتوں کو اشارہ کر رہا تھا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں تم اہل ایمان کو ثابت قدم رکھو میں ابھی ان کافروں کے دل میں رعب ڈالے دیتا ہوں۔

مومنین کے دل بے خوف کیے اور کافروں کے دل میں رعب ڈال دیا۔

* پس تم ان کی گردنوں پر ضرب لگاؤ اور ان کے ہر جوڑ پر چوٹ لگاؤ۔

* یہ اس لیے کہ ان لوگوں نے اللہ اور اس کے رسول کا مقابلہ کیا اور جو اللہ اور اس کے رسول کا مقابلہ کرے اللہ اس کے لیے نہایت سخت گیر ہے، سخت عذاب دینے والا ہے۔

* یہ ہے تم لوگوں کی سزا اب اس کا مزہ چکھو اور تمہیں معلوم ہو کہ حق کا انکار کرنے والوں کے لیے دوزخ کا عذاب ہے۔

* اے ایمان والو جب تم ایک لشکر کی صورت میں کفار سے دوچار ہو تو ان کے مقابلے میں پیٹھ نہ پھیرو یہ گناہ کبیرہ ہے جنگ میں پیٹھ پھیر جانا۔

آیت نمبر:16 تا18

* جس نے ایسے موقع پر پیٹھ پھیر دی۔ جنگی چال کے طور پر ایسا کرے یا دوسری فوج سے ملنے کے لیے تو وہ اللہ کی غضب میں لوٹے گا اس کا ٹھکانہ جہنم ہو گا اور وہ بہت بری جگہ ہے۔ لوٹنے کی جگہ۔

* بس حقیقت یہ ہے کہ بدر کے دن تم نے انہیں قتل نہیں کیا تھا بلکہ اللہ نے ان کو قتل کیا تھا اور تم نے ان کی طرف مٹی نہیں پھینکی تھی بلکہ اللہ نے ان کی طرف مٹی پھینکی تھی تو یہ اس لیے تھا کہ اللہ مومنوں کو ایک بہترین آزمائش سے کامیابی کے ساتھ گزار دے یقیناً اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔

* یہ معاملہ تو تمہارے ساتھ ہے اور کافروں کے ساتھ معاملہ یہ ہے کہ اللہ ان کی چالوں کو کمزور کرنے والا ہے۔

آیت نمبر:19

* اگر تم فیصلہ چاہتے تھے تو لو فیصلہ تمہارے سامنے آ گیا۔

کافروں سے کہا جا رہا ہے کہ کافر اگر فیصلہ چاہتے ہیں تو فیصلہ آ گیا۔

ابو جہل نے بدر کے دن اللہ تعالیٰ سے دعا کی تھی ناں کہ حق کو سامنے لے آئیں اور باطل کو مٹا دیں تو مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی اور حق سامنے آ گیا۔

* اب باز آ جاؤ یہ تمہارے لیے بہتر ہے اور نہ پھر پلٹ کر اسی حماقت کا عیادہ کرو تو ہم بھی اسی سزا کا عیادہ کریں گے اور تمہاری جماعت خواہ وہ کتنی ہی زیادہ ہو تمہارے کچھ کام نہ آ سکے گی اللہ مومنوں کے ساتھ ہے۔

آیت نمبر:20 تا21

* اے ایمان والوں اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور حکم سننے کے بعد اس سے سر تابی نہ کرو۔

* ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جنہوں نے کہا ہم نے سنا حالانکہ وہ سنتے نہیں ہیں

تو جو عمل کے لیے نہ سنے اس نے گویا سنا ہی نہیں.

آیت نمبر:22 تا23

* یقیناً اللہ کے نزدیک بدترین قسم کے جانور وہ بہرے گونگے لوگ ہیں جو عقل سے کام نہیں لیتے۔

* اگر اللہ کو معلوم ہوتا کہ ان میں کچھ بھی بھلائی ہے تو وہ ضرور انہیں سننے کی توفیق دیتا لیکن بھلائی کے بغیر اگر وہ ان کو سنواتا ہے تو وہ بے رخی کے ساتھ منہ پھیر جاتے۔

تو اللہ زبردستی نہیں کسی کو سنواتے انسان کو آزادی دی گئی ہے اور یہ آزادی ہی ہماری آزمائش ہے

آیت نمبر:24 تا 25

* اے ایمان والوں اللہ اور اس کے رسول کی پکار پر لبیک کہو جب کہ رسول تمہیں اس چیز کی طرف بلائے جو تمہیں زندگی بخشنے والی ہو اور جان رکھو اللہ آدمی اور اس کے دل کے درمیان حائل ہے (اللہ تعالیٰ کو دل کے وسوسے پتہ چل جاتے ہیں) اور اللہ ہی کی طرف تم سمیٹے جاؤ گے۔

* اور بچو اس فتنے سے جس کی شامت خاص طور پر صرف انہی لوگوں تک محدود نہ رہے گی جنہوں نے تم میں سے گناہ کیا ہے بلکہ جو لوگ گناہ کر رہے ہیں ان سے ان کو روکنا بھی لازم ہے اور جان رکھو کہ اللہ سخت سزا دینے والا ہے۔

آیت نمبر:26

* یاد کرو وہ وقت جب کہ تم تھوڑے تھے۔

مکہ والے دن یاد کرائے جا رہے ہیں کہ جب کہ تم تھوڑے تھے۔

* زمین میں تم کو بے زور سمجھا جاتا تھا تم ڈرے رہتے تھے کہ کہیں لوگ تمہیں مٹا نہ دیں پھر اللہ نے تم کو جائے پناہ مہیا کی اور اپنی مدد سے تمہارے ہاتھ مضبوط کیے اور تمہیں اچھا رزق پہنچایا شاید کہ تم شکر گزار بنو۔

آیت نمبر:27

* اے ایمان والو! جانتے بوجھتے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ خیانت نہ کرو اپنی امانتوں میں غداری سے مرتکب نہ ہو۔

آیت نمبر:28

* اور جان رکھو تمہارے مال اور تمہاری اولاد حقیقت میں سامان آزمائش ہے۔

تو یہ جو اولاد و مال ہے یہ آزمائش ہے۔ صدقے جاریہ بھی ہیں یہ اب depend کرے گا کہ کون انسان ان کو کیسے استعمال کرتا ہے کون انسان اولاد کی اچھی تربیت کر کے اس کو صدقے جاریہ بناتے ہیں مال کو صدقے کر کے اس کو قیامت تک کے لیے صدقے جاریہ بناتے ہیں اور کون ان کی وجہ سے خود اپنے آپ کو گناہوں میں مبتلا کر کے اپنی آخرت خراب کر لیتا ہے تو ہمیں یہاں پہ ہر ایک کو ان معاملات میں senstitive(سمجھدار / حساس) ہونے کی ضرورت ہے.

* اور اللہ کے پاس اجر دینے کے لیے بہت کچھ ہے۔

آیت نمبر:29تا31

* اے ایمان والوں اگر تم تقوی اختیار کرو تو اللہ تمہارے لیے فرقان بہم پہنچائے گا اور اور تمہاری برائیوں سے برائیوں کو تم سے دور کر دے گا اور تمہارے قصور معاف کر دے گا اللہ بڑا افضل فرمانے والا ہے۔

* اور وہ وقت بھی یاد کرنے کے قابل ہے جبکہ منکرین حق تمہارے خلاف تدبیریں سوچ رہے تھے کہ تمہیں قید کر دیں یا قتل کر ڈالیں یا جلاوطن کر دیں وہ اپنی چالیں چل رہے تھے اور اللہ اپنی تدبیر کر رہا تھا اور اللہ سب سے بہتر تدبیر کرنے والا ہے۔

* جب ان کو ہماری آیات سنائی جاتی تھیں تو کہتے تھے ہاں ہم نے سن لیا ہم چاہیں تو ایسی ہی باتیں ہم بھی بنا سکتے ہیں یہ تو وہی پرانی کہانیاں ہیں جو ہم سے پہلے لوگ کہتے چلے آئے ہیں۔

آیت نمبر:32

* اور وہ بات بھی یاد ہے جو انہوں نے کہی تھی کہ خدایا اگر یہ واقعی حق ہے اور تیری طرف سے ہے تو ہم سے آسمان سے پتھر برسا دے یا کوئی دردناک عذاب لے۔

کتنے سنگ دل تھے کہ اپنے لیے عذاب کی دعائیں کیا کرتے تھے۔

آیت نمبر:33

* اس وقت تو اللہ ان پر عذاب نازل کرنے والا نہ تھا جبکہ تو ان کے درمیان موجود تھا۔

تو جب تک اللہ کے رسول قوم کے درمیان موجود ہوتے ہیں اس قوم پہ عذاب نہیں آ سکتا۔

* اور نہ اللہ کا یہ قاعدہ ہے کہ لوگ استغفار کر رہے ہوں اور وہ ان کو عذاب دے دے۔

تو دو چیزیں ہیں ایک تو یہ کہ جب اللہ کا رسول موجود ہو اور دوسرے جب قوم استغفار بھی کر رہی ہو تو وہاں پہ عذاب نہیں آتے اس لیے اللہ تعالی سے مسلسل استغفار اپنے گناہوں کے اوپر کرتے رہنا چاہیے۔

آیت نمبر:34تا36

* لیکن اب کیوں نہ وہ ان پر عذاب نازل کرے جبکہ وہ مسجد الحرام کا راستہ روک رہے ہیں حالانکہ وہ اس مسجد کے جائز متولی نہیں ہے اس کے جائز متولی تو صرف اہل تقوی ہی ہو سکتے ہیں مگر اکثر لوگ اس بات کو نہیں جانتے۔

* بیت اللہ کے پاس ان لوگوں کی نماز کیا ہوتی ہے بس سیٹیاں بجاتے ہیں اور تالیاں پیٹتے ہیں۔

عبادت کو بھی entertainment بنالیا ہے۔

* پس اب لو اس عذاب کا مزہ چکھو۔

* اپنے اس انکار کی پاداش میں جو تم کرتے رہے ہو جن لوگوں نے حق کو ماننے سے انکار کیا وہ اپنے مال خدا کے راستے سے روک رہے ہیں اور ابھی اور خرچ کرتے رہیں گے وہ اپنے مال خدا کے رستے سے روکنے کے لیے خرچ کر رہے ہیں اور ابھی مزید اسی کام پہ خرچ کریں گے مگر آخر کار یہی کوشش ان کے لیے پچھتاوے کا سبب بنے گی پھر وہ قیامت کے دن مغلوب کیے جائیں گے پھر یہ کافر جہنم کی طرف گھیر لیئے جائیں گے۔

آیت نمبر:37تا39

* تاکہ اللہ گندگی کو پاکیزگی سے چھانٹ کر الگ کر دے اور ہر قسم کی گندگی کو ملا کر اکٹھا کریں پھر اس پلندے کو جہنم میں جھونک دے اور یہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں۔

* اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کافروں سے کہہ دیجیے اگر اب بھی باز آجاؤ تو جو کچھ پہلے ہو چکا اس سے درگزر کیا جائے گا لیکن اگر یہ اس پچھلی روش کا اعادہ کریں گے تو گزشتہ قوموں کے ساتھ جو کچھ ہو چکا ہے وہ سب کو معلوم ہے یعنی وہی کچھ ان کے ساتھ بھی کیا جائے گا۔

* اے ایمان والو ان کافروں سے جنگ کرو یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین سارے کا سارا صرف اللہ کے لیے ہو جائے پھر اگر وہ فتنے سے رک جائیں تو ان کی اعمال کا دیکھنے والا اللہ ہے۔

آیت نمبر:40

* اور اگر وہ نہ مانے تو جان رکھو کہ اللہ تمہارا سرپرست ہے اللہ تمہارا مولا ہے اور وہی بہترین مدد گار ہے۔

اے اللہ تعالیٰ آپ ہی ہم سب کے مولا ہیں آپ ہی ہمارے مدد گار ہیں ہمیں کبھی اکیلا نہ چھوڑنا اور ہمیں اپنے پسندیدہ بندوں میں شمار کرنا۔

الحمدلله رب العالمين

سبحانک اللهم وبحمده اشهد الله اله الا انت استغفرک واتوب اليه

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

فائل صدقہ جاریہ کی نیت سے ہر جگہ شئر کرنے کی اجازت ہے۔

Contact No: Zahida Yasir (+92 332-5919409)

Sadia Alam (+92 333 -1305574)